

Q.No: .....

تاریخ: ۱۷/۱۰/۲۰۲۱

## فہرست شرکاء مجلس فقہی اجلاس نمبر ۲۶

نام	عہدہ	دستخط
مفتی غلام الرحمن صاحب	رئیس مجلس فقہی	
مولانا حسین احمد صاحب	رکن مجلس فقہی	
مفتی نجم الرحمن صاحب	رکن مجلس فقہی	
مفتی ذاکر حسن صاحب	رکن مجلس فقہی	
مولانا تحسین اللہ جان صاحب	رکن مجلس فقہی	
مفتی مدرس شاہ صاحب	رکن مجلس فقہی	
مفتی محمود رشید صاحب	رکن مجلس فقہی	
مفتی ریاض محمد صاحب	رکن مجلس فقہی	
مفتی محمد ارسلان صاحب	رکن مجلس فقہی	
مفتی آصف محمود صاحب	مسئول مجلس فقہی	
مفتی منایت الرحمن صاحب	معاون مسئول مجلس فقہی	
مفتی طاری رحیم صاحب	مہر	
مفتی طاری رحیم صاحب	مہر	
مفتی طاری رحیم صاحب	مہر	
امدادگیر علماء کرام	رئیس مجلس فقہی	

## انبیاء کرام کی زندگی پر فلم بنانے اور دیکھنے والوں کا حکم

سوالنامہ میں ذکر صورت حال کے مطابق انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی اور حالات و واقعات کی عکاسی کے لیے فلمیں بنانے کا جو سلسلہ شروع ہوا ہے اگر بغور دیکھا جائے تو ان میں انبیاء کرام کی تحقیر و توہین پائی جاتی ہے اس لیے یہ انتہائی فتح حرکت اور منحوس عمل ہے جس کی شریعت مطہرہ میں کوئی گنجائش نہیں۔ ایک مسلمان کے دل میں انبیاء کرام کی جوعزت و عظمت جاگزیں ہوتی ہے، ان فلموں کے مشاہدہ سے وہ بُری طرح متاثر ہوتی ہے، کیونکہ جب وہ کسی ایکثر (ادا کار) کو نبی کا روپ اختیار کرتے ہوئے دیکھتا ہے اور بار بار اُسے اس نظر سے دیکھتا ہے کہ گویا وہ فلاں نبی ہے تو اس سے دیکھنے والے کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ نبی بھی اسی طرح کا عام انسان ہو گا۔ اسی طرح دیکھنے والی کی صورتی وہنی بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتی، کسی نبی کا کردار اپنانے والے ایکٹر کو دیکھ کر اُس کی صورت ذہن میں نقش ہو جاتی ہے اس لیے پھر وہ جب بھی نبی کا نام سنتا یا پڑھتا ہے اس کے ذہن میں غیر اختیاری طور پر وہ نقش منڈلانے لگتا ہے۔ اس طرح لوگوں کے ذہن میں انبیاء کرام کی غلط تصویر سازی کھلی گتائی ہے جس کا ارتکاب کوئی مسلمان نہیں کر سکتا۔

انبیاء کرام علیہم السلام کی زندگی یا واقعات پر فلم بنانا کئی لحاظ سے موجب توہین ہے، مثلاً:

(۱) ..... گزشتہ اقوام میں بھی یہ مرض موجود تھا کہ وہ انبیاء اور نیک لوگوں کی تصویریں اور مجسمے بناتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس کی مذمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

«إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَا تَبَوَّأَ عَلَى قَبْرِهِ مَسِيْدًا وَصَوْرًا فِيهِ تِلْكَ الصُّورَ فَأُولَئِكَ شَرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.» (صحیح البخاری: ۴۱/۱)

آن میں سے جب کوئی نیک آدمی ہوتا اور وہ مر جاتا تو یہ اُس کی قبر پر عبادت گاہ بنالیتے اور اُس کی تصویریں بنالیتے، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے ہاں بدترین مخلوق ہوں گے۔

جب کسی صالح آدمی کی تصویر سازی پر اتنی سخت و عیدار شاد فرمائی تو انبیاء کی متحرک تصویر سازی (یعنی ویدیو کردار سازی) بطریقہ اول حرام ہو گی کیونکہ تصویر کسی ایک زخم اور ایک زاویہ سے ہوتی ہے جب کہ ویدیو تصویر سازی ہر جہت سے، اور مختلف زاویوں

میں ہوتی ہے اس لیے یہ گویا کسی نبی کی متعدد تصاویر کے حکم میں داخل ہو کر قطعاً حرام ہے۔ اس کی حرمت تصویری وجہ سے بھی ہے اور نبی کی توہین کی وجہ سے بھی۔

(۲)..... جب کسی شخص کی نقل اتنا رنے یا کردار اپنانے سے اس شخص کو ضرر پہنچتا ہو یا اس کی دل آزاری ہوتی ہو یا اس کی توہین لازم آتی ہو، تو شرعاً اس طرح نقل اتنا جائز نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

«حَيْكِثُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا يَسْرُنِي أَنِّي حَيْكِثُ رَجُلًا وَأَنِّي لَى كَذَا وَكَذَا.» (سنن الترمذی: ۷۷/۲)

ایک مرتبہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی مجلس میں کسی مرد کی نقل اتنا رنی تو آپ ﷺ نے (نار انگکی کا اظہار کرتے ہوئے) فرمایا: اگر مجھے اتنی اتنی (یعنی بہت زیادہ) دولت ملتی پھر بھی کسی کی نقل اتنا رنے مجھے پسند نہ ہوتا۔

اب جب کسی عام آدمی کی نقل اتنا جائز نہیں تو نبی کے نقل اتنا رنے یا کردار اپنانے کا تو کوئی ادنی درجہ مسلمان بھی سوچ نہیں سکتا۔

(۳)..... کسی غیر نبی کو نبی کی شکل میں پیش کرنا اور اس کی طرف وہی نازل ہونے کی تصویری کی کرنا، اللہ تعالیٰ، ملائکہ اور نبی پر جھوٹ باندھنا ہے جو جھوٹ کی قسم میں سب سے فتح قسم ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«إِنَّ كَذِبًا عَلَىٰ لَيْسَ كَغَدِبٍ عَلَىٰ أَحَدٍ فَمَنْ كَذَبَ عَلَىٰ مُتَعَمِّدًا فَلَيَتَبُوأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ»  
(صحیح مسلم، مقدمہ: ۷)

مجھ پر جھوٹ باندھنا کسی عام آدمی پر جھوٹ باندھنے جیسا نہیں، جو مجھ پر قصد اجھوٹ باندھتا ہے وہ آگ میں اپناٹھکا ناتیار کرے۔

(۴)..... کسی غیر نبی کو نبی کا روپ اختیار کرنا اللہ تعالیٰ کو اتنا اپنے ہے کہ شیطان کو بھی یہ قدرت نہیں دی گئی کہ وہ کسی نبی کی شکل و صورت اختیار کرے حالانکہ اسے یہ قدرت دی گئی ہے کہ وہ کسی کی بھی صورت اختیار کر سکتا ہے، تاکہ انبیاء کی عظمت برقرار رہے اور یہ مقدس ہستیاں لوگوں کے کھلی و مزاح سے محفوظ رہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

«مَنْ رَأَنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَأَنِي فِي الشَّيْطَانِ لَا يَمْثُلُ بِي.» (صحیح مسلم: ۲۴۲/۲)  
جس نے مجھے خواب میں دیکھا، اس نے مجھے ہی دیکھا ہے کیونکہ شیطان میری شکل اختیار نہیں کر سکتا۔

اس میں اللہ تعالیٰ کی یہ بھی حکمت ہے کہ رسول ﷺ کی شخصیت شیطان کی شعبدہ بازی سے محفوظ رہے، اب کسی انسان کی یہ حرکت کرو وہ اپنے آپ کو نبی کی طرح دکھانے کی کوشش کرے؛ یہ درحقیقت اُس جرم پر اقدام ہے جس کا ارتکاب شیطان کے بس میں بھی نہیں۔

(۵) ..... فلم میں انبیاءؐ کرام کا کردار ادا کرنے والے کو ایسے افعال و حرکات اختیار کرتے ہوئے دکھایا جاتا ہے جو قطبی حرام ہیں: مثلاً غیر حرم عورتوں کے ساتھ اختلاط، معاشرت، ڈائریکٹ کائناؤغیرہ۔ انبیاءؐ علیہم السلام کی طرف ایسے افعال کی نسبت ان کی توہین اور گستاخی ہے جس سے آدمی دین کے حدود سے نکل جاتا ہے۔

(۶) ..... عموماً فلموں میں ایسے لوگوں کو ایکٹنگ (ادا کاری) کے لیے پیش کیا جاتا ہے جو فاسق و فاجر ہوتے ہیں، کسی نیک سیرت متدین شخص کے لیے کسی نبی کی شکل میں اپنے آپ کو پیش کرنا فتح جرم ہے جس کی شریعت میں ذرہ برابر گنجائش نہیں تو کسی فاسق و فاجر کو نبی کی شکل میں پیش کرنا منصبِ نبوت سے کھلانداق ہے۔

(۷) ..... ایسے ہتک آمیز فلموں کے دیکھنے سے کوئی بھی دیکھنے والا متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اگرچہ فلم بنانے اور اس کی ترویج میں ناظرین کا کوئی کردار نہیں ہوتا لیکن دیکھنے والوں کی وجہ سے فلم بنانے والوں کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں انبیاءؐ کرام علیہم السلام کی ہتک اور توہین پر مشتمل مناظر دیکھنا بذاتِ خود حرام ہے اس لیے خود بھی دیکھنے سے گریز کیا جائے اور دوسروں کو بھی منع کیا جائے۔ جہاں ایسی مجالسِ قائم ہوں ان میں بیٹھنے سے بھی احتراز کیا جائے کیونکہ شریعت نے گناہ کے مجالس میں بیٹھنے یا گناہ کے مناظر دیکھنے سے منع فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنِ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكَفِّرُ بِهَا وَيُسْتَهْزِئُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذَا مِثْلُهُمْ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا﴾ (النساء: ۱۴۰)

قال ابن حجریر الطبری في تفسير الآية: وفي هذه الآية دلالة واضحة على النهي عن محالسة أهل الباطل من كل نوع، من المبتدةعة والفسقة، عند خوضهم في باطلهم، وبنحو ذلك كان جماعة من الأمة المأنيبة يقولون تأوّلًا منهم هذه الآية، إنه مراد بها النهي عن مشاهدة كل باطل عند خوض أهله فيه. (تفسير الطبری: ۴/ ۴۴۴)

شریعت مطہرہ کے اصول اور فقہاء امت کی آراء کو مد نظر رکھ کر اگر ان فلموں میں غور کیا جائے تو اس میں دیگر کئی سارے کبابر کے ارتکاب کے علاوہ انبیاء کرام کی عظمت و تقدیس کو پامال کیا گیا ہے۔ کسی شخص کا بذات خود کسی نبی کا روپ اختیار کرنا، یا اپنے آپ کو اُن جیسا سمجھ کر اپنی طرف نبوت منسوب کرنا، یا اُن کے اقوال اور حرکات و سکنات اپنی طرف منسوب کرنا موجب کفر ہے کیونکہ اس سے پیغمبر کی شخصیت کی توہین ہوتی ہے، چہ جائیکہ اپنے اقوال و افعال سے ایسا کردار پیش کیا جائے جو کسی بھی طرح کسی نبی کی شان کے مناسب نہ ہو۔ اس سے تلازم آنی کی توہین ہوتی ہے اور ایسی توہین بلاشبہ لفڑ کو لازم کر دیتی ہے۔ چنانچہ جو شخص کسی پیغمبر کا روپ دھارے، یا ایسے انداز سے ان کے کردار کو پیش کرے جو ان کی شان کے مناسب نہ ہو، وہ شخص خارج از اسلام متصور ہو کر مرتد کے حکم میں شامل ہو گا۔

عموماً فلم سازی میں تین افراد کا بنیادی کردار ہوتا ہے: کہانی نویس، ہدایت کار، اور ادا کار پھر اس کی اشاعت میں ناشر اور پروڈیوسر کا کردار نمایاں ہوتا ہے۔ انبیاء کی حیات و واقعات پر بنائی گئی فلموں سے چونکہ انبیاء کی توہین واستہزاء کا ایک بندنہ ہونے والے دروازہ کھلتا ہے اس لیے فلم کی نیت سے کہانی لکھنے والے کہانی نویس، ہدایت کار، ادا کار اور ترویج کی نیت سے چیلن پر شرکرنے والوں کا عمل موجب کفر ہے۔ چاہے وہ یہ عمل سہوا کریں یا خطاء، جان بوجھ کر کریں یا جہالت، بہر حال وہ ملت اسلام سے خارج ہو جاتے ہیں کیونکہ اُن کا یہ عمل موجب توہین ہے۔ ان پر فرض ہے کہ اپنے اس گھناؤ نے جرم سے سچی توبہ کر کے اللہ تعالیٰ سے مغفرت طلب کریں اور تجدید ایمان کریں۔

اور جہاں تک دیکھنے والوں کا تعلق ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ ان فلموں کا دیکھنا نفع سے یکسر خالی اور بے شمار مضرتوں کا مجموعہ ہے، ان کے دیکھنے سے دل میں موجود انبیاء کرام کی عظمت و جلال پر کاری ضرب لگتی ہے، اور ذہن میں طرح طرح کے وسوسے پیدا ہوتے ہیں جن سے ایمان متزلزل ہونے کا خطرہ ہوتا ہے اس لیے ان کا دیکھنا حرام اور گناہ کبیرہ کے زمرہ میں داخل ہے۔ مسلمانوں پر واجب ہے کہ اس کے دیکھنے سے احتراز کریں اور حتی الوضع دوسرے مسلمانوں کو بھی اس سے روکیں۔

تاہم اگر کوئی شخص ثواب کی نیت سے اس فلم کا مشاہدہ کر رہا ہو یا اس فلم سازی کو جائز سمجھ کر اس کی طرفداری کر رہا ہو تو رضاۓ بالکفر کی وجہ سے اُس کا ایمان بھی زائل ہو گا اس لیے اُس پر بھی لازم ہے کہ صدق دل سے توبہ تائب ہو کر تجدید ایمان کرے۔